21239-جعالہ (انعام) کے احکام

سوال

کیا آپ اختصار کے ساتھ جعالہ کے احکام بتا سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

جعالہ کو الجعل اور جعیلۃ کا نام بھی دیا جاتا ہے، یہ وہ (انعام اور رقم وغیرہ) ہے جو کسی کام کرنے پر انسان کو دی جائے، مثلا کوئی یہ کہے کہ جس نے بھی اس طرح کیا؛ اسے اتنی رقم دی جائے گی؛ یعنی جو شخص کوئی معلوم کام کرے تو اس کے لیے معلوم رقم رکھی جائے؛ مثلا دیوار کی تعمیر کرنے پر.

اس کے جواز کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جو شخص اسے لائے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ دیا جائے گا، اور میں اس کا ضامن ہوں}. یوسف (72)

یعنی جو کوئی بھی بادشاہ کا پیالے چوری کرنے والے کے متعلق بتائے گا اسے ایک اونٹ بوجھ دیا جائے گا، اور یہ انعام اور جعل ہے، تو اس طرح جعالہ کے جواز پر یہ آیت دلالت کر رہی ہے.

اور سنت نبویہ میں اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں ایک ڈسے جانے والے سردار کا قصہ مذکور ہے، یہ حدیث صحیحین وغیرہ میں ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے :

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عرب قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کا کہا، لیکن اس قبیلہ نے مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا، ان کے سردار کو کسی چیز سے ڈس لیا تو انہوں نے ہر قسم کے علاج کی کوشش کی لیکن افاقہ نہ ہوا تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے :

کیا تمہارے پاس کچھ ہے ؟ تو ایک صحابی نے کہا اللہ کی قسم میں دم کرونگا، لیکن اللہ کی قسم ہم نے آپ لوگوں سے مہمان نوازی کرنے کا کہا تو آپ نے انکار کر دیا، اب میں اس وقت تک دم نہیں کرونگا جب تک تم ہمارے لیے کوئی چیز (اس کا بدلہ) مقرر نہیں کرتے، تو انہوں نے ان کے ساتھ بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت کی، اس صحابی نے جا کر اس سردار پر سورۃ الفاتحہ (الحمد للہ رب العالمین) پڑھ کر پھونک ماری؛ تو وہ سردار بالکل نشیط اور چست اور ٹھیک ٹھاک ہو گیا، تو انہوں نے وعدہ پورے کرتے ہوئے انہیں بدلے میں ایک ریوڑ بکریاں دیں؛ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے اور اس واقعہ کو ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو، اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا"

صحیح بخاری کتاب الاجارۃ حدیث نمبر (2276).

لھذا جس نے بھی انعام یا بدلا رکھے جانے کے علم کے بعد ایسا کام کیا جس پر انعام رکھا گیا ہے؛ تو وہ اس انعام اور بدلے کا مستحق ٹھرے گا، کیونکہ کام مکمل ہونے پر وہ معاہدہ استقرار پا چکا ہے، چاہے وہ کام کچھ لوگ مل کر بھی کریں؛ تو وہ اس رقم کو برابری کے ساتھ آپس میں تقسیم کرینگے؛ کیونکہ وہ سب اس کام میں شریک تھے جس کی بنا پر انہیں یہ معاوضہ ملا ہے لھذا وہ معاوضے میں بھی شریک ہونگے.

اوراگراس نے عوض یاانعام کاعلم ہونے سے قبل وہ کام کیا؛ تواس رقم کا مستحق نہیں؛ کیونکہ اس نے اپنے نفس کا حق ساقط کرلیا ہے، اوراگر معاوضہ رکھنے والے نے کام شروع کرنے سے قبل ہی فسخ کردیا؛ توکام کرنے والے کواس کے عمل کی اجرت اورمزدوری دی جائے گی، کیونکہ اس نے معاوضہ پر کام کیا ہے لیکن اسے معاوضہ نہیں ملا.

جعالہ (انعام یامعاوضہ) کئی مسائل میں اجارۃ (اجرت اورمزدوری) سے مختلف ہے، جودرج ذیل ہیں :

1-جعالہ صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ جس کام پروہ انعام رکھا گیا ہے وہ کام معلوم ہو، لیکن اجارہ یعنی اجرت اورمزدوری کے صحیح ہونے کے لیے کام معلوم ہونے کی شرط ہے.

2-جعالہ کے صحیح ہونے کے لیے کام کی مدت کا معلوم ہونا شرط نہیں، لیکن اس کے برعکس اجارہ میں کام کی مدت معلوم ہونی شرط ہے.

3-جعالہ میں کام اورمدت جمع کرنی جائز ہے، مثلا یہ کہے کہ : جس نے یہ کپڑاایک دن میں سلائی کیا تواسے یہ ملے گا، لھذااگراس نے ایک دن میں سلائی کرلی تووہ اس انعام اورمعاوضے کا حقدار ہے، وگرنہ نہیں، لیکن اس کے برعکس اجارہ میں کام اورمدت کے مابین جمع صحیح نہیں.

4-جعالہ میں کام کرنے والے پر کام کرنالازم نہیں، لیکن اجارہ میں کام کرنے والے پر کام کاالتزام ہوتا ہے.

5-جعالہ ایسا معاہدہ اورعقد ہے جس میں طرفین کے لیے دوسرے فریق کی اجازت کے بغیر عقد فسخ کرنا جائز ہے، لیکن اس کے برعکس اجارہ میں عقدلازم ہوتا ہے، اورفریقین میں سے کسی ایک کے لیے دوسرے کی رضامندی اوراجازت کے بغیر فسخ کرنا جائز نہیں.

6-فقہاء رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ : جس نے بھی کسی دوسرے کے لیے بغیر عوض اورکام والے کی اجازت کے بغیر کام کیا تووہ کسی بھی چیز کا مستحق نہیں، کیونکہ اس نے منفعت بغیر عوض کے خرچ کی، اوراس لیے بھی کہ انسان کوایسی چیزلازم نہیں جس کا اس نے التزام نہیں کیا؛ لیکن اس سے دوچیزیں مستثنی ہیں :

پہلی چیز :

اگرکام کرنے والے نے اپنے آپ کواجرت پرکام کے لیے تیارکیا ہو، مثلا دلال، اوربار بردار وغیرہ؛ اگراس نے اجازت کے ساتھ کام کیا تواس پر عرف عام کی دلالت کی بنا پروہ اجرت کا مستحق ٹھرے گا، اورجس نے اپنے آپ کوکام کے لیے تیارنہ کیا ہو تووہ کسی چیز کا مستحق نہیں، اگرچہ اسے اجازت بھی دے دی جائے، لیکن شرط کے ساتھ.

دوسری چیز :

جوشخص کسی دوسرے کا مال ہلاک ہونے سے بچائے؛ مثلا اسے سمندراوردریا سے نکالے، یا جلنے سے بچائے، یا وہ سامان تباہ ہونے والی جگہ میں پائے اگراسے چھوڑدیا جائے تووہ مال ضائع ہوجائے؛ تواسے اجرت مثل (یعنی اس جیسے کام کی مثل) ملے گی، اگرچہ اسے مالک نے اجازت نہ بھی دی ہو، کیونکہ مالک کی یہ چیز تباہ ہونے کا خدشہ تھا، اوراس لیے بھی کہ اس کی اجرت دینے میں اس جیسے کام کرنے کی ترغیب بھی ہے، کہ مال تباہ ہونے سے بچایا جائے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جس نے کسی دوسرے کا مال تباہ ہونے سے بچایا اسے اجرت مثل ملے گی، اوراگرچہ شرط کے بغیر ہی ہو، صحیح قول یہی ہے، اورامام احمد وغیرہ سے یہی بیان کیا گیا ہے".

اورعلامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جس نے بھی کسی دوسرے کے مال میں بغیر اجازت کام کیا تاکہ وہ اس کام کے ساتھ دوسرے تک پہنچے، یا مالک کے مال کی حفاظت اوراوراسے ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کیا، تو صحیح یہی ہے کہ اسے اس کے کام کی اجرت ملے گی، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے کئی ایک مقام پر اسے بیان کیا ہے" انتہی.